Presented By: www.jafrilibrary.com

کربلا اور مقصدِ کربلا کو سیکھنے اور سمجھنے کیلئے

کربلا کی باتیں

(جوانوں کے لیے)

تحقیق و تحریر

ڈاکٹر کاظم کمیل

Presented By: www.jafrilibrary.com

قیامت خیز دن اور ایک کمسن شہید

Presented By: www.jafrilibrary.com

کربلا میں مہلت مانگ کر لی گئی رات گزر گئی۔ فجر ہوئی تو حضرت علی اکبرؑ نے اذانِ صبح کہی۔ جس کے فوراً بعد امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو وہ نماز پڑھائی جس کی تعقیبات میں کربلا کا جہاد تھا۔ یہ صبحِ عاشور تھی یا قیامت کی صبح اس بات کا اندازہ لگانا مشکل ہے مگر یہ معلوم ہے کہ کائنات کی تخلیق سے لے کر قیامت برپا ہونے تک ایسا کوئی دن ہوا ہے، نہ ہوگا۔

دشمن کو بس رات کے ختم ہونے کا انتظار تھا تاکہ صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کیا جاسکے اور کم و بیش بہتّر افراد پر مشتمل مختصر سی جماعت کا خاتمہ کرکے جلد از جلد فتح کا جشن منایا جائے۔ رات کا اندھیرا چھٹنے سے پہلے ہی لشکرِ یزید کی صف بندی شروع ہوگئی تھی۔

اُس زمانے میں جنگی لشکر کے تین حصے بنائے جاتے تھے اور تینوں کے الگ الگ کمانڈر مقرر کیے جاتے تھے۔ عمر ابن سعد نے اپنی فوج کے دائیں حصہ کی سرداری عمرو ابن حجاج زبیدی کو دی، جب کہ بائیں حصے کا سردار شمر ابن ذی الجوشن کو بنایا۔ گھڑسواروں کا کمانڈر عزرہ ابن قیس کو اور پیدل فوج کا افسر شبث ابن ربعی کو مقرر کیا، جب کہ یزیدی فوج کا پرچم اپنے غُلام "دُرید" کے ہاتھ میں دیا۔

اُدھر امام عالی مقامؑ نے بھی اپنے مختصر سے لشکر کی صف بندی کی۔ اپنے لشکر کے دائیں حصے کا سردار "زُہیر ابن قین" کو بنایا، جب کہ بائیں حصے کو "حبیب ابن مظاہر" کی سرداری میں دیا۔ حسینی لشکر کا عَلم اپنے بھائی حضرت ابوالفضل العباسؑ کو دے کر انہیں قلبِ لشکر کا کمانڈر مقرر کیا۔

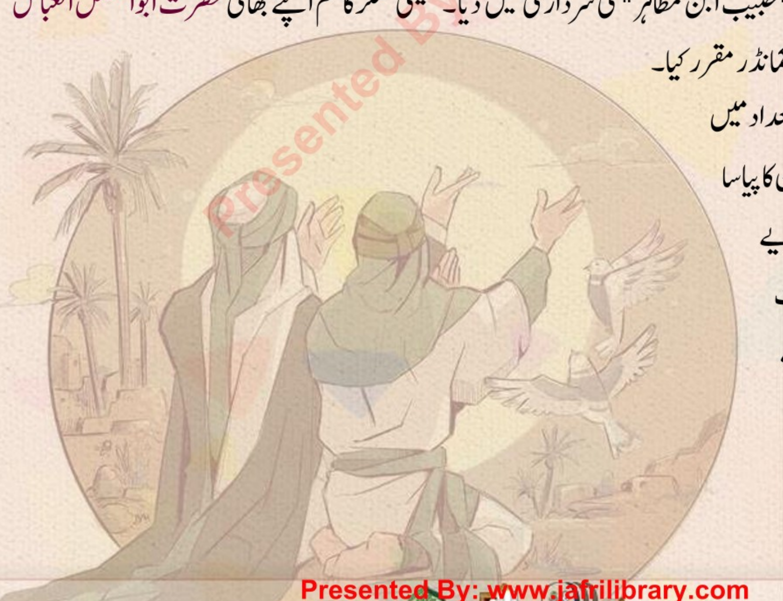

امام حسین علیہ السلام کا لشکر اگرچہ تعداد میں بہت کم تھا، اور تھا بھی تین دن کا پیاسا اور بھوکا، مگر یہاں جنگ نظریے کی تھی اور اُن کا نظریہ یزیدیت کو نابود کرنے والا تھا، اس لیے وہ موت سے بے پرواہ ہو چکے تھے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ میدانِ جنگ میں جانے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

وفا کے یہ پیکر بے سروسامانی کے عالم میں اپنی ایمانی طاقت کو اسلحہ بنائے ہوئے تھے، اور جنگی اسلحہ سے لیس یزیدی فوج کے خونخوار درندوں کے مقابلے کے لیے صف آراء تھے۔ وہ باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر امامِ وقت کی طرف سے اذنِ جہاد کے منتظر تھے۔

اس دوران میں امام حسین علیہ السلام کی نظر عمر ابن سعد کے لشکر پر پڑی اور دیکھا کہ وہ اپنی فوج کو منظّم کرنے اور اُس کی صف بندی کرنے میں مصروف ہے۔ اپنی چھوٹی سی جماعت کے مقابلے میں ہزاروں کا لشکر تیار ہوتے دیکھا تو بے ساختہ دعا کے لیے ہاتھ بلند کردیے اور فرمایا:

"پروردگارا! ہر رنج و غم میں تُو ہی میرا سہارا ہے اور ہر مشکل میں تُو ہی میری اُمید کا مرکز ہے۔"

امام علیہ السلام دیکھ رہے تھے کہ دشمن جنگ کے لیے ہر طرح سے مکمل تیار ہے، مگر پھر بھی وہ چاہتے تھے کہ ایک دفعہ لشکرِ یزید سے بات کرلیں تاکہ کوئی بے خبری اور بے توجہی میں اُن کے قتل میں شریک نہ رہے۔

اِس مقصد کے لیے آپ علیہ السلام نے اپنے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ پہنا، دوشِ مبارک پر نبیؐ کی عبا اوڑھی اور کمر کے ساتھ اپنے نانا کی تلوار لٹکا کر تیار ہوگئے۔ پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خیموں سے کچھ دور لشکرِ ابن سعد کے سامنے چلے گئے۔ وہاں قرآن کھول کر اپنے آگے رکھا اور دشمن کی صفوں کے عین سامنے آکر انہیں صدا دی اور فرمایا:

"اے لوگو! میری بات غور سے سنو اور جلد بازی نہ کرو۔ ذرا سوچو کہ تم نے کس جرم میں مجھے قتل کرنا جائز سمجھ لیا ہے۔ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں ہوں؟ کیا میں تمہارے نبی کے وصی اور

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چچازاد بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا حضرت حمزہ سید الشہداء میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا جعفر طیار بھی میرے چچا نہیں؟ ذرا میرے شجرۂ نصب اور خاندان کو تو دیکھو۔۔۔! کیا تم نے میرے اور میرے بھائی حسن علیہ السلام کے بارے میں اپنے رسولؐ سے یہ نہیں سنا کہ "یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"؟

عاشورا

عاشوراء یا یوم عاشور محرم الحرام کے دسویں دن کو کہا جاتا ہے۔ اس دن امام حسینؑ اور اُن کے اعوان و انصار کو کربلا میں انتہائی مظلومانہ حالت میں شہید کیا گیا۔

پوری دنیا کے مسلمان پیغمبرِ اسلام کے نواسے حسینؑ ابن علیؑ کی شہادت پر اس دن عزاداری کرتے اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

خدا کی قسم! میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، لیکن اگر تمہیں میری اس بات پر شک ہے اور تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو تو تمہارے نبی کے بعض اصحاب ابھی زندہ ہیں، اُن سے اِن باتوں کے بارے میں پوچھو،،، جاؤ اور جابر ابن عبداللہ انصاری، ابو سعید خُدری، سہل ابن سعد ساعدی، زید ابن ارقم اور انس ابن مالک میں سے کسی سے بھی پوچھ لو، وہ تمہیں بتائیں گے کہ انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول سنا ہے۔ کیا یہی ایک جملہ کہ "میں اور میرا بھائی جوانانِ جنت کے سردار ہیں" کافی نہیں جو تمہیں میرے قتل سے روک سکے؟

امام علیہ السلام کا یہ خطبہ جاری تھا اور شمر اندر ہی اندر سے پریشان ہو رہا تھا کہ امامؑ کی یہ گفتگو اُس کے سپاہیوں میں بغاوت نہ پیدا کر دے۔ اس لیے اُس نے امامؑ کی خطبے کو کاٹ کر بیچ میں گفتگو کرنا شروع کر دی۔ مگر حبیب ابنِ مظاہر نے اس کو چپ کرا دیا۔ امام حسین علیہ السلام نے اپنی گفتگو دوبارہ شروع کی اور لشکرِ یزید سے پوچھا:

کیا میں تمہارے نبی کی بیٹی کا بیٹا نہیں ہوں؟

کیا مشرق و مغرب اور پوری دنیا میں میرے علاوہ نبیؐ کا کوئی اور نواسہ ہے؟

کیا میں نے تمہارا کوئی آدمی قتل کیا ہے کہ جس کے بدلے مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟

یا کیا میں نے کسی کا مال چرایا ہے؟ یا کسی کو زخمی کیا ہے جس کا بدلہ لینا چاہتے ہو؟

امام حسین علیہ السلام کا یہ خطبہ جاری تھا اور لشکرِ یزید پر سناٹے کا عالم تھا، ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی، ان سوالوں کے جواب میں سب زبانیں خاموش تھیں اور کسی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ خطبے کے دوران امام علیہ السلام کو اُن لوگوں کے چہرے بھی صاف نظر آرہے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

جنہوں نے خط لکھ کر امام حسینؑ کو کوفہ آنے کی دعوت دی تھی مگر اب وہ تلواریں
Presented By: www.jafrilibrary.com
اُٹھا کر کر لشکرِ یزید میں کھڑے تھے۔امامؑ نے اُن میں سے بعض کے نام لے کر انہیں آواز دی، اور کہا:

اے شبث ابن ربعی، اے حجار ابن ابجر، اے قیس ابن اشعث، اے یزید ابن حارث! کیا تم لوگوں نے مجھ خط نہیں لکھا تھا کہ مولا پھل پکنے والے ہیں، باغ سرسبز وشاداب ہیں اور لشکر آپ کے لیے تیار ہیں بس آپ کوفہ تشریف لے آیئے؟؟؟

امام علیہ السلام کے ان سوالوں کا مثبت جواب دینے کی بجائے عمر ابن سعد کے لشکر میں جنگ شروع کرنے کے لیے پرچم لہرا دیے گئے، ڈھول اور باجوں کی آوازیں گونجنے لگیں اور دشمن نے امام حسین علیہ السلام کے لشکر اور خیموں کو انگوٹھی کے حلقے کی طرح اپنے گھیرے میں لے کر محاصرہ کر لیا۔امام علیہ السلام نے دوبارہ ان سے کوئی بات کہنا چاہی تو انہوں نے شور وغل شروع کر دیا تاکہ امامؑ اپنی بات نہ کر سکیں۔پھر بھی امامؑ نے دوبارہ خطبہ دے کر عمر ابن سعد اور اُس کے لشکر کو اپنے قتل سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ جس پر عمرو ابن حجاج، جو لشکرِ یزید کے دائیں حصے کا سردار تھا اور چار ہزار سپاہیوں کا کمانڈر تھا، اپنے سپاہیوں کو امام علیہ السلام کے خلاف جنگ کے لیے اکساتے ہوئے (العیاذ باللہ) کہنے لگا:

"اُس شخص کے خلاف جنگ کرو، جو دین سے نکل گیا ہے اور جو مسلمانوں سے خارج ہو گیا ہے۔"

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

امامؑ نے اُس کی گستاخی سنی تو فرمایا:

"کیا ہم، جو کہ خاندانِ پیغمبرؐ ہیں اور وحی جن کے گھر میں نازل ہوئی ہے، دین سے خارج ہو گئے ہیں اور تُو دین پر قائم ہے؟؟؟"

امام علیہ السلام کا خطبہ مکمل ہونے کے بعد زُہیر ابن قین نے آپؑ سے اجازت لے کر میدان کا رُخ کیا تاکہ لشکرِ یزید کو سمجھا سکیں اور پھر انہوں نے بھی خوبصورت خطبہ دیا۔ ان خطبوں نے حر کے پریشان و پشیمان دل پر بڑا اثر دکھایا اور وہ لشکرِ یزید کو چھوڑ کر سپاہِ حسینؑ میں آ شامل ہوئے۔ پھر انہوں نے بھی لشکرِ یزید کو سمجھانے کی خاطر ایک بھرپور خطبہ دیا۔
یوں امامؑ اور اُن کے اصحاب کی طرف سے لشکرِ یزید کو قتلِ امامؑ سے روکنے کی سر توڑ کوششیں کی گئیں۔ مگر جنابِ حر کے لشکرِ حسینؑ میں آجانے پر عمر ابن سعد بلکہ یزید کے پورے لشکر کو بہت غصہ آیا کیونکہ یہ عین جنگ کے آغاز پر ہی ان کی نظریاتی اور اخلاقی شکست تھی کہ اُن کا کوئی فرد ٹھنڈا پانی، آسائشیں اور عہدہ و اقتدار چھوڑ کر ان کے مدمقابل لشکر سے جا ملا ہو جہاں پینے کے لیے ایک جام پانی بھی موجود نہ ہو اور موت آنکھوں میں آنکھیں ملائے سامنے کھڑی ہو۔
اسی غصے اور طیش کے عالم میں عمر ابن سعد خیمے کے اندر گیا اور پھر کچھ ہی دیر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے لشکر کے سامنے نمودار ہوا، تُرکش سے تیر نکال کر کمان پر چڑھایا اور تیر کو لشکرِ حسینؑ کی طرف پھینکتے ہوئے اپنی فوج کو گواہ بنا کر کہنے لگا:

"اے سپاہ! اپنے امیر ابن زیاد کے سامنے گواہ رہنا کہ لشکرِ حسینؑ پر پہلا تیر پھینکنے والا میں عمر بن سعد ہوں۔

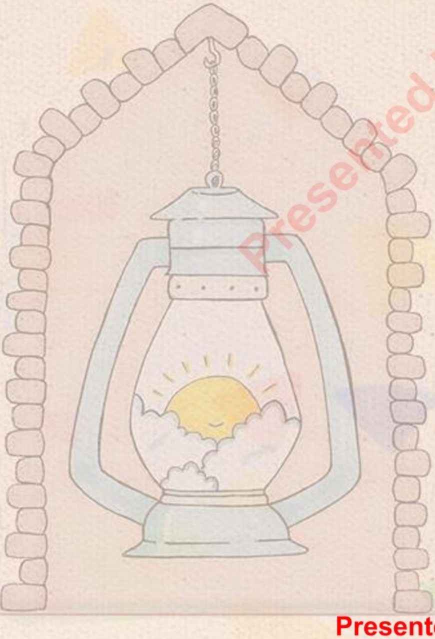

عمر ابن سعد کا تیر پھینکنا تھا کہ سپاہِ یزید نے تیروں کی بارش شروع کر دی اور تیر بارش کے قطروں کی طرح لشکرِ حسینؑ اور اُن کے خیموں پر برسنے لگے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اب نقارۂ جنگ بج چکا تھا، امام حسین علیہ السلام نے اپنے نڈر اور بے خوف اصحاب کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا:

"اُٹھو اے عزت و غیرت والو، اُٹھو اور اُس موت کی طرف بڑھو جس سے فرار ممکن نہیں۔ لشکرِ سعد کے تیر تمہارے لیے اعلانِ جنگ ہیں۔ جان رکھو کہ خدا کی قسم! تمہارے اور جنت کے درمیان بس صرف موت حائل ہے کہ جس کے بعد تم جنت پہنچ جاؤ گے۔"

تیروں کی یہ بارش امام حسین علیہ السلام کے اصحاب کے عزم اور حوصلے کو پست نہ کر سکی، بلکہ امامؑ کی طرف سے جنگ کی اجازت ملنے پر وہ لڑنے مرنے کے لیے آمادہ و تیار ہو گئے اور لشکرِ یزید کے تیروں کا جواب تیروں سے دیتے ہوئے اُن پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ کچھ دیر جاری رہا، جب حملہ ختم ہوا اور غبارِ جنگ چھٹا تو معلوم ہوا کہ لشکرِ سعد کے تیر لگنے اور ابتدائی جنگ کے نتیجے میں امام حسین علیہ السلام کے پچاس کے قریب اصحاب جامِ شہادت نوش کر چکے تھے۔

پھر اس کے بعد "ایک کے مقابلے میں ایک" کی جنگ کا سلسلہ شروع ہوا۔ امام حسین علیہ السلام کے اصحاب ایک ایک کر کے امامؑ سے اذنِ جہاد لے کر میدان جاتے رہے اور شہید ہوتے رہے۔ جنگ لحہ بہ لحہ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی اور شہیدوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ایک طرف امامؑ کے اصحاب اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے کٹے ہوئے لاشے اور زخموں سے پارہ پارہ جسم دیکھ کر دُکھی اور غمگین ہو رہے تھے تو دوسری طرف بعض اصحاب کی یہ حالت تھی کہ جوں جوں جنگ میں شدت آ رہی تھی اور جیسے جیسے وہ شہادت سے نزدیک ہو رہے تھے، اُن کے چہرے نکھرتے جا رہے تھے، اور اُن کے سکون میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

شہیدوں کے سردار امام حسین علیہ السلام کا حوصلہ اور اُن کی حالت دیکھ کر تو سب اصحاب حیران اور ششدر تھے اور پھر ایک دوسرے سے کہتے تھے:

"اُنْظُرُوا لَا يُبَالِي بِالْمَوْتِ"

انہیں دیکھو! انہیں موت کی ذرہ برابر پرواہ نہیں"

سب سے پہلے امامؑ کے اصحاب نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے اور اپنے وقت کے امامؑ پر اپنی جانیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قربان کر دیں۔ پھر ہاشمی جوانوں کی باری آئی تو علی اکبرؑ میدان میں جانے کی اجازت لینے کے لیے سب سے پہلے حاضر ہوئے۔ پھر ایک ایک کرکے دیگر ہاشمی جوان بھی راہِ حق پر قربان ہو گئے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ سپاہِ حسینی میں سے فرزندِ زہراءؑ کے علاوہ کوئی زندہ نہ بچا تھا اور امامؑ یکا و تنہا رہ گئے تھے۔ دائیں بائیں ہر طرف آپؑ کے اعوان و انصار کے خون میں غلطاں لاشے پڑے تھے۔ ایسے میں امام حسین علیہ السلام نے اتمامِ حجت کے لیے استغاثہ بلند کیا کہ

"کوئی ہے جو حرمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنوں سے حفاظت کرے، ہے کوئی جو ہماری فریاد سنے اور اللہ سے اجر پانے کے لیے ہماری مدد کرے"

استغاثہ

استغاثہ کا معنی فریاد کرنا اور داد خواہی کرنا ہے۔
امام حسین علیہ السلام نے اپنے اعوان و انصار کی شہادت کے بعد اپنی مدد کے لیے ایک فریاد بلند کی تھی جو امام حسین علیہ السلام کا استغاثہ کہلاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

امامؑ کی یہ صدا سن کر خیام میں رونے کا شور بلند ہوا تو آپؑ خیموں میں تشریف لے گئے۔ پوچھا تو معلوم ہوا کہ آپؑ کے چھ ماہ کے بیٹے جناب علی اصغرؑ پیاس سے جاں بلب ہیں اور تڑپ رہے ہیں۔ امامؑ نے اپنے کمسن بیٹے کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور فوجِ اشقیاء کے سامنے لے آئے، اور فرمایا:

اے قومِ اشقیاء! تم لوگوں نے میرے چاہنے والوں اور میرے اہلِ بیتؑ کو قتل کر دیا ہے۔ خیام میں اب یہ بچہ باقی ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی یہ پیاس کی شدت سے کس طرح تڑپ رہا ہے۔ اس کا تو کوئی جرم نہیں، اسے پانی کا ایک گھونٹ پلا دو۔

امام حسین علیہ السلام کے ہاتھوں پر پھول جیسا ایک کمسن اور پیاسا بچہ دیکھ کر فوجِ یزید میں بے چینی پیدا ہو گئی، اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس بچے کو پانی پلا دینے میں آخر کیا حرج ہے، یہ تو ابھی بہت چھوٹا ہے اور ہمارا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔

ابھی امام حسین علیہ السلام نے اپنی بات مکمل بھی نہ کی تھی کہ عمر ابن سعد نے اپنی فوج کی حالت کو دیکھ کر حرملہ کو حکم دیا کہ ایسا تیر چلاؤ کہ حسینؑ کی یہ گفتگو یہیں رُک جائے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

تاریخِ انسانی میں اس سے قبل شاید ہی کسی دشمن نے چھ ماہ کے بچے کو تیر کا نشانہ بنا کر مارا ہو۔ مگر کربلا میں عمر ابن سعد کا حکم ملنے کے بعد حرملہ نے تین شاخوں والا تیر لیا، اور اپنی کمان میں چڑھا کر علی اصغرؑ کا نشانہ لیا اور تیر چلا دیا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

چونکہ تیر بہت بڑا تھا اور شہزادہ علی اصغرؑ صرف چھ ماہ کے تھے اس لیے وہ تیر ایک کان سے دوسرے کان تک علی اصغرؑ کے گلے کو چیر کر پار ہو گیا۔

امام علیہ السلام نے اپنے شیر خوار بیٹے کے گلوئے اطہر سے فوارے کی طرح خون نکلتا ہوا دیکھا تو آسمان کی طرف رُخ کیا اور فرمایا:

اے اللہ تو ہی ہمارے اور اُس قوم کے درمیان فیصلہ کر، جس نے ہمیں بلایا تاکہ ہماری حمایت اور مدد کریں، اور جب ہم آگئے ہیں تو ہمیں قتل کرنا شروع کر دیا ہے۔

مظلومِ کربلاؑ نے اپنے کمسن بیٹے کا لاشہ ہاتھ پر اٹھایا اور خیمہ کی طرف واپس جانے لگے۔ پھر کچھ خیال آیا تو چند قدم کے بعد رک گئے۔ گھوڑے سے اترے اور اپنی تلوار سے ننھی سی قبر کھودی۔ پھر علی اصغرؑ کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اپنے علی اصغرؑ کا لہو لہان لاشہ اس قبر میں دفن کر دیا۔

ننھی سی قبر کھود کے اصغرؑ کو گاڑ کے
شبیرؑ اٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے

Presented By: www.jafrilibrary.com
ہمارا جوان، ہماری امید
کربلا کی مائیں (جوانوں کے لیے)

Presented By: www.jafrilibrary.com

درسِ کربلا

- اسلام صلح، امن اور مذاکرات کا داعی ہے، اگرچہ دشمن کی فوجوں پر فوجیں کربلا میں جمع ہو چکی تھیں مگر امام علیہ السلام نے مذاکرات کا دروازہ آخر وقت تک بند نہ کیا اور انہیں جنگ سے روکنے کی حتی الامکان کوشش کرتے رہے۔
- امام علیہ السلام نے اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک اپنے دشمنوں اور اپنے اصحاب کے قاتلوں کو راہِ ہدایت پر لے آنے کی کوشش کی۔
- اگر انسان حق کی راہ پر کھڑا ہو تو ہزاروں کی سامنے بھی ڈٹ جاتا ہے مگر اپنا سر نہیں جھکاتا یہاں تک کہ وہ راہِ حق میں امر ہو جاتا ہے۔
- امام حسین علیہ السلام نے جنگ کے آغاز سے پہلے خدا سے دعا و مناجات کیں اور ہمیں بتایا کہ زندگی کی کسی بھی مہم کا آغاز خدا سے مدد اور نصرت ضرور طلب کرنی چاہیے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مشق

۱. لشکرِ عمر سعد کی جنگی ترتیب کیسے بنائی گئی تھی؟

۲. امام حسینؑ نے اپنے مختصر لشکر کی صف بندی کیسے کی؟

۳. عاشور کی صبح جب امام حسینؑ نے اپنی چھوٹی سی جماعت کے مقابلے میں ہزاروں کا لشکر تیار ہوتے دیکھا تو کیا دعا فرمائی؟

۴. لشکرِ یزید پر آخری حجت تمام کرنے کے لیے امام حسینؑ کس طرح تیار ہو کر اُن کے سامنے گئے؟

۵. امام حسینؑ نے لشکرِ یزید کے سامنے اپنا نسب کیسے بیان کیا اور اپنے خطبے میں بعض اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کیوں لیے؟

۶. امامؑ نے جب اُن لوگوں کو لشکرِ یزید میں دیکھا جنہوں نے امامؑ کو خط لکھ کر بلایا تھا، تو امامؑ نے اُن کے بارے میں کیا کہا؟

۷. امام حسینؑ کے خطبہ کو قطع کرنے کے لیے کیا کیا کوششیں کی گئیں؟

۸. حضرت حر کس وقت لشکرِ امام حسینؑ سے آملے تھے، اور اُن کے آجانے پر لشکرِ یزید اور عمر بن سعد کا کیا ردِ عمل تھا؟

۹. عمر بن سعد کے تیر پھینکنے اور نقارہ جنگ بجانے پر امامؑ نے اپنے اصحاب سے کیا فرمایا؟

۱۰. امام حسینؑ کا جذبہ اور حوصلہ دیکھ کر آپؑ کے اصحاب آپس میں کیا بات کرتے تھے؟

۱۱. امام حسینؑ کا استغاثہ سن کر کس نے اپنے آپ کو پیش کیا؟

۱۲. امام حسینؑ نے علی اصغرؑ کے لیے جب پانی مانگا تو عمر بن سعد نے کیا کہا؟

۱۳. جناب علی اصغر کو کس نے ظلم کا نشانہ بنایا؟

۱۴. امام حسینؑ نے گنجِ شہیداں میں کس جگہ پر علی اصغر کا لاشہ رکھا؟

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

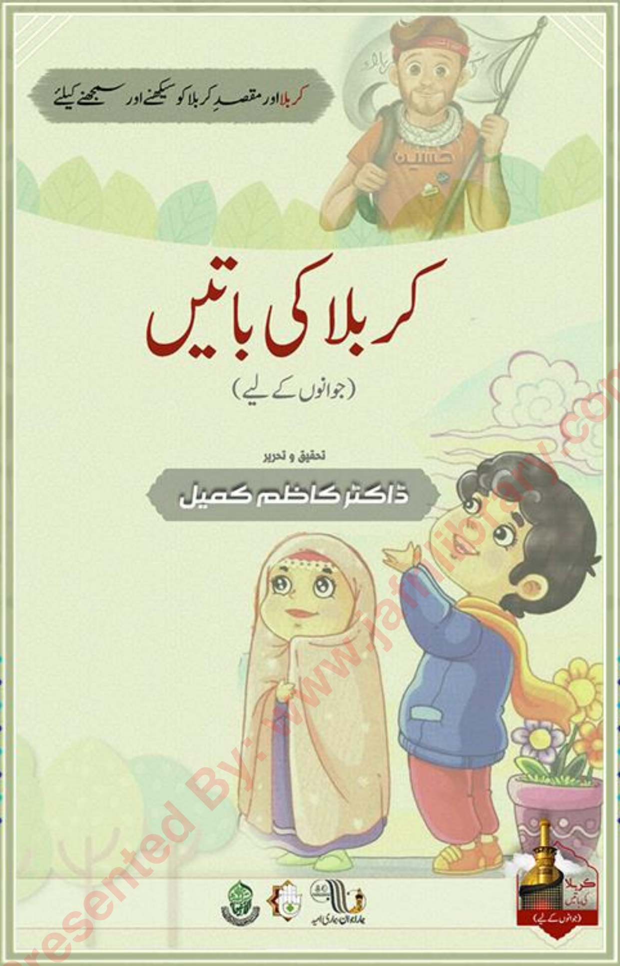

Presented By: www.jafrilibrary.com